

مسیح بطور شفیع

مصنف: ولہیلمس اے بریکل

مترجم: میتھیو سنکلئیر

شفاعتی دُعا، مسیح کے کاہنانہ عہدے کا دوسرا پہلو ہے جس کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ "ہماری شفاعت بھی کرتا ہے" (رومیوں ۸:۳۴)۔"وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زِندہ ہے"(عبرانیوں ۷:۲۵)۔"باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یِسُوعؔ مسیح راست باز"(۱۔یوحنا ۲:۱)۔اُس کی شفاعت کے تعلق سے ہمیں اِس کی ضرورت، ماہیت اور تاثیر کو سمجھنا چاہیے۔

اب ہم سب سے پہلے اِس کی ضرورت پر غور کریں گے۔

شفاعت، مسیح کے سردار کاہنانہ عہدے کا کام ہے: "ہمارا ایسا سردار کاہِن ہے جو آسمانوں پر کبریا کے تخت کی دہنی طرف جا بَیٹھا"(عبرانیوں ۸:۱)۔ بطورِ سردار کاہن، وہ آسمان پر ہے؛ بطورِ سردار کاہن، وہ خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ وہ کام جو وہ بطورِ سردار کاہن انجام دیتا ہے یہ ہے کہ وہ اپنے باپ کے سامنے اُس کے برگزیدوں کی طرف سے حاضر ہوتا ہے اور ان کی شفاعت کرتا ہے۔ پس، شفاعت کرنا مسیح کے کاہنانہ عہدے کا حصہ ہے۔ اور وہ جن معاملات میں وہاں شفاعت کرتا ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔اس زندگی میں آسمان کے راستے پر چلنے کے اہل ہونے کے لیے جن تمام چیزوں کی اُس کے برگزیدوں کو ضرورت ہوتی ہے یعنی وہ پاک روح جو اُنہیں تنویر بخشتا ہے، تسلی دیتا ہے اور پاک کرتا ہے۔ یہ سب کچھ ہم یوحنا ۱۴:۱۶-۱۷ میں دیکھتے ہیں: "اور میں باپ سے درخواست کرُوں گا تو وہ تمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ اَبد تک تُمہارے ساتھ رہے۔ یعنی رُوحِ حق جِسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تُم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تُمہارے ساتھ رہتا ہے اور تُمہارے اندر ہو گا"۔

۲۔ وہ اُن کے لیے شفاعت کرتا ہے تا کہ وہ اس زندگی کے بعد نجات کو کامل طور پر حاصل کر سکیں۔ ’’اَے باپ! میں چاہتا ہُوں کہ جِنہیں تُو نے مجھے دِیا ہے جہاں میں ہُوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں‘‘ (یوحنا۱۷: ۲۴)۔ ’’اِسی لئے جو اُس کے وسِیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پُوری پُوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زِندہ ہے‘‘ (عبرانیوں۷: ۲۵)۔

۳۔ آدمیوں کی نجات کے لیے یہ کافی نہ تھا کہ اُس نے اپنے دُکھوں، موت، اور پاکیزگی کے وسیلہ سے نجات کو ہمارے لیے کمایا؛ بلکہ یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اپنی شفاعت کے ذریعہ اس نجات کا اطلاق اُن پر کرے اور انہیں اس کا حقیقی شریک بنائے۔ اس بات کی مثال پرانے عہد نامہ میں اُس سردار کاہن سے ملتی ہے جو قربانی گزراننے کے بعد اپنا کام ختم نہیں کرتا تھا، بلکہ اُسے لازماً خون لے کر پاک ترین مقام میں داخل ہونا پڑتا تھا تاکہ اسے رحم گاہ پر چھڑکے اور بخور جلائے۔ خداوند یسوع، جو اُس کا اصل مطابِق ہے، اسی طرح اپنے ہی خون کے ساتھ اندر داخل ہوا (احبار ۱۶؛ عبرانیوں۹: ۱۲)۔ یہ شرط اِس قدر ضروری تھی کہ اس کے بغیر وہ سردار کاہن ہو ہی نہیں سکتا تھا، کیونکہ لکھا ہے: "اگر وہ زمین پر ہوتا تو ہرگز کاہِن نہ ہوتا" (عبرانیوں۸: ۴)۔ اور اگر وہ کاہن نہ ہوتا تو برگزیدوں کے لیے کوئی نجات نہ ہوتی، کیونکہ انہیں ایک کاہن کے وسیلہ ہی سے خدا کے پاس آکر نجات پانا ہے۔ اسی لیے قربانی اور شفاعت کو باہم ملا کر بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے: ’’مسیح یِسُوعؔ وہ ہے جو مرِ گیا بلکہ مرُدوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے‘‘ (رومیوں۸: ۳۴)؛ باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجُود ہے یعنی یِسُوعؔ مسیح راست باز۔ اور وُہی ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہے۔ (1 یوحنا۱: ۲۔ ۲)۔ اس ضرورت کا ثبوت مندرجہ ذیل وجوہات سے بھی ملتا ہے:

اولاً: یہ خدا کے شایانِ شان ہے کہ انسان نے اُس کی بے حرمتی کی ہے، اِس حقیقت کا ہمیشہ اعتراف ہوتا رہے۔ اُس کی راست بازی یہ اجازت نہیں دیتی کہ انسان اُس کے قریب آئے یا وہ انسان کے قریب جائے، سوائے ایک کفّارہ دینے والے ضامن کے وسیلے سے جو ہمیشہ اپنا کفّارہ پیش کرتا رہے۔ اسی لیے وہ ’’ہمیشہ اُن کے لیے شفاعت کرنے کے لیے زندہ ہے‘‘ (عبرانیوں۷: ۲۵)۔

ثانیاً: چونکہ خدا کی عظمت و جلال کی توہین کی گئی تھی، اس لیے یہ برداشت نہیں کیا جاسکتا تھا کہ خدا انسان کی طرف آئے یا حتیٰ کہ ضامن کی طرف بھی۔ بلکہ لازم تھا کہ ضامن ہی خدا کے حضور آئے اور یوں کہیے کہ فدیہ اپنے ساتھ لائے اور اُسے اُس کے رُوبرو رکھ دے۔

ثالثاً: انسان کی نسبت سے بھی اور ضامن کے تحفے کی حیثیت سے بھی، خدا یہ چاہتا ہے کہ گناہگار کی نجات میں اُس کا مفت فضل ظاہر ہو اور ہمیشہ تسلیم کیا جائے: ’’مگر اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسِیلہ سے جو مسیح یِسُوعؔ میں ہے مفت راست

باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔"(رومیوں ۳: ۲۴)۔اس لیے اگرچہ مسیح کی قربانی کامل ہے اور ابدی طور پر کفّارہ دینے کی تاثیر رکھتی ہے، پھر بھی اُس کا اطلاق شفاعت کے وسیلے سے ہونا ضروری ہے۔ "پس جب ہمارا ایک ایسا بڑا سردار کاہن ہے۔۔۔۔پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دِلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رَحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرُورت کے وقت ہماری مدد کرے۔ "(عبرانیوں ۴ :۱۶،۱۴)۔

رابعاً: یہ خود خداوند یسوع مسیح کی نسبت سے بھی ضروری تھا۔ وہ ضامن تھا اور جب تک اُس کے برگزیدہ حقیقتاً نجات کے شریک نہ ہو جاتے، وہ اپنے ضامن ہونے سے بری نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر چونکہ برگزیدوں کے لیے جگہ تیار کرنا اور اُنہیں نجات تک پہنچانا لازم تھا، اس لیے شفاعت کا عمل جاری رہنا ضروری تھا(یوحنا ۱۷: ۲۴، عبرانیوں ۷: ۲۵)۔ چنانچہ خداوند یسوع کو اپنی شفاعت جاری رکھنی ہے یہاں تک کہ اُس کے تمام برگزیدہ آسمان میں جمع کر لیے جائیں۔

خامساً، باپ بھی یہ چاہتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کو اس طور پر پہچانا جائے کہ وہ ابھی تک (برگزیدوں کی بھلائی کے لیے) مصروفِ کار ہے تاکہ وہ اُسی کے وسیلے سے تختِ فضل کے پاس آئیں، اور جب آئیں تو اُسے ایک ایسے وکیل کے طور پر پائیں جو اُن کی دعاؤں کو باپ کے حضور پیش کرتا ہے(مکاشفہ ۸: ۳۔۴)۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ضامن مسلسل تخت کے سامنے اپنے کفارہ کو پیش کرتا رہے۔پَولُس رسول نے رومیوں ۵: ۱۰ میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے:"کیونکہ جب باوُجُود دُشمن ہونے کے خُدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسِیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اُس کی زِندگی کے سبب سے ضرُور ہی بچیں گے"۔اور ہم اُس کی زندگی کے ذریعے کیوں نجات پاتے ہیں؟ "کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زِندہ ہے"(عبرانیوں ۷: ۲۵)۔

شفاعت کے تعلق سے دوسری بات جس پر غور کرنا ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ مسیح کس طریقے سے دعا کرتا ہے۔

اولاً، جیسے مسیح نے اپنے سردار کاہنانہ عہدے کے پہلے حصّے کو بطور ضامن انجام دیا یعنی اپنے بدن کی قربانی، اسی طرح وہ اپنے عہدے کے دوسرے حصّے یعنی شفاعت کو بھی بطور ضامن ہی انجام دیتا ہے۔ وہ محض ایک دوست کی حیثیت سے تخت کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی قوم کے لیے سفارش نہیں کرتا، بلکہ بطور ضامن کھڑا ہے جس نے اپنے لوگوں کی نجات کو پوری طرح مکمل کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ یہ بات عبرانیوں ۷ :۲۲۔۲۵ سے ظاہر ہوتی ہے۔آیت ۲۲ میں رسول نے اُسے واضح طور پر "ضامن" کہا ہے۔اس کے بعد والی آیات میں بھی وہ اِسی حیثیت کا ذکر کرتا ہے: "مگر چُونکہ یہ اَبد تک قائِم رہنے والا ہے اِس لئے اِس کی کہانت لازوال ہے" اور "وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زِندہ ہے"(عبرانیوں ۷: ۲۴۔۲۵)۔مزید برآں، چونکہ اُس نے اپنی کہانت کے پہلے حصّے کو جو کہ قربانی تھا بطور خدا اور انسان انجام دیا، اور اُس کی قربانی کا اثر اس کی اُلوہیت یعنی الٰہی شخص سے صادر ہے،

اسی طرح اُس کی کہانت کے دوسرے حصّے یعنی شفاعت میں بھی اُس کو خدا اور انسان کی حیثیت سے ہی دیکھنا چاہیے۔ کہ اُس کی شفاعت کی تاثیر بھی اس کی شخصیت یعنی اس کی الٰہی فطرت سے نکلتی ہے، اس بات کو رسول نے عبرانیوں ۱۴:۴ میں ثابت کیا ہے: " پس جب ہمارا ایک اَیسا بڑا سردار کاہِن ہے جو آسمانوں سے گُذر گیا یعنی خُدا کا بیٹا یِسُوعؔ" وہ عظیم ہے، کیونکہ خدا کا بیٹا ہونے کی وجہ سے باپ کے برابر ہے۔ یہی اصل نقطہ ہے، اور یہی امر ایماندار کو تسلی اور دلیری بخشتا ہے۔

ثانیاً، یہ ہر گز نہیں سمجھنا چاہیے کہ مسیح وہاں گھٹنے ٹیک کر، بڑی فریاد اور آنسوؤں کے ساتھ دعا کرتا ہے (عبرانیوں ۵:۷)۔ نہیں، وہ اُس کی پست حالی میں اس کا کام تھا۔ لیکن اس کی شفاعت یہ ہے کہ وہ آسمانی مقدس میں باپ کے حضور اپنے خون کے ساتھ پیش ہوتا ہے وہ خون "جو ہابل کے خون کی نسبت بہتر باتیں کہتا ہے" (عبرانیوں ۱۲:۲۴)۔ یہ دراصل اُس کے دُکھ سہنے اور موت کے اثر اور تاثیر کے پیش کرنے پر مشتمل ہے۔

ثالثاً، اس کی شفاعت اُس کی مؤثر مرضی پر بھی مشتمل ہے، جس کے وسیلے سے وہ عہد کی بنیاد پر اپنے برگزیدوں کے لیے اس زندگی میں بھی اور آنے والی زندگی میں بھی تمام وعدوں کی تکمیل کا مطالبہ کرتا ہے (یوحنا ۱۷: ۱۵-۱۷) ۔ جیسا کہ اُس نے کہا: " اَے باپ! میں چاہتا ہُوں کہ جِنہیں تُو نے مجھے دِیا ہے جہاں میں ہُوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں" (یوحنا ۱۷:۲۴)۔ باپ نے اسے یہ اجازت دی کہ وہ ایسی درخواستیں کرے، جب وہ کہتا ہے: "مُجھ سے مانگ اور میں قَوموں کو تیری مِیراث کے لئِے اور زمین کے اِنتہائی حِصّے تیری مِلکِیّت کے لئِے تُجھے بخشُوں گا" (زبور ۲:۸)۔ باپ نے اُس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ " جب اُس کی جان گُناہ کی قُربانی کے لئِے گُذرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اُس کی عمُر دراز ہو گی اور خُداوند کی مرضی اُس کے ہاتھ کے وسِیلہ سے پُوری ہو گی۔ "(یسعیاہ ۵۳:۱۰)۔ بیٹا یہی مطالبہ کرتا ہے۔

چوتھا، اس کی شفاعت اس بات پر مشتمل ہے کہ وہ اپنے برگزیدوں کے حق میں تمام الزامات کے خلاف وکالت اور دلیل پیش کرتا ہے۔ یوحنا رسول اُسے اس لیے "مددگار" کہتا ہے (۱-یوحنا ۲:۱)۔ یہ اُس رسول کے بیان سے بھی ثابت ہوتا ہے جو کہتا ہے: " خُدا کے برگزیدوں پر کون نالِش کرے گا؟ خُدا وہ ہے جو اُن کو راست باز ٹھہراتا ہے۔ کَون ہے جو مُجرِم ٹھہرائے گا؟ مسیح یِسُوعؔ وہ ہے جو مر گیا بلکہ مرُدوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔ "(رومیوں ۸: ۳۳-۳۴)۔ چونکہ وہ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اُس نے ہر گناہ کی مکمل ادائیگی کی ہے اور ان کی طرف سے شریعت کی تعمیل کی ہے، اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ اُس کے برگزیدوں پر کوئی سزا نہیں بلکہ انہیں ابدی خوشی کا حق حاصل ہے۔

پانچواں، یہ اس بات پر مشتمل ہے کہ وہ اپنے بچوں کی دعاؤں کو پیش کرتا ہے جو فضل اور التجا کے روح کے ذریعے اُس کے نام پر کی گئی ہیں۔ چونکہ یہ دعائیں اُس کے نام پر کی گئی ہیں، اس کے کاموں میں اتنی تاثیر ہونی چاہیے کہ اُن کی دعائیں سنی جائیں۔

تیسرا معاملہ جس پر شفاعت کے سلسلے میں غور کرنا ضروری ہے وہ اس کی تاثیر ہے۔

یہ تین وجوہات کی بناپر واضح ہے:

اول، وجہ کی راستبازی۔ یہاں نہ تو کوئی طرفداری ہے، نہ کوئی نظرانداز ی، اور نہ ہی مسیح محض درخواست کرتا ہے۔ بلکہ، جو معاملہ مسیح بطور وکیل پیش کرتا ہے، وہ مکمل طور پر عادل ہے اور اعلیٰ درجے کی شہادت سے ثابت ہے۔ وہ اپنے برگزیدوں کی طرف سے اپنے اداشدہ کفارہ کے ساتھ پیش ہوتا ہے، جو اتنا کامل ہے کہ ایک پیسہ بھی کم نہیں: "وہ گناہوں کو دھو کر عالم بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا" (عبرانیوں ۱:۳)" اپنا ہی خُون لے کر پاک مکان میں ایک ہی بار داخِل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی" (عبرانیوں ۹:۱۲)۔ اُس نے اپنے برگزیدوں کے لیے شریعت کی تعمیل ایسے مکمل طور پر کی ہے کہ وہ "اُس میں خُدا کی راست بازی" ہیں (۲۔کرنتھیوں ۵:۲۱)۔ شریعت کی راستبازی ہم میں پوری ہوئی (رومیوں ۸:۴)۔ وہ اسے اپنے باپ کے سامنے پیش کرتا ہے، اوراِس کے نتیجے میں صرف حقیقی انصاف اور ابدی خوشی کے حق کا اعطاء ممکن ہے۔

دوسری بات، اُس کی شفاعت کی تاثیر اس تعلق سے بھی واضح ہوتی ہے جو خدا اور برگزیدوں کے درمیان ہے، جیسے باپ اور اس کے بچوں کے درمیان ہوتا ہے۔ مسیح، اُن کے لیے دعا کرتا ہے جن سے باپ نے ابدی محبت کے ساتھ محبت کی ہے، جنہیں اپنے بچوں کے طور پر قبول کیا ہے، جنہیں اپنی فضل واحسان کے مقاصد کے لیے مقرر کیا ہے، اور جن کے لیے اس کا دل مہربانی کے ساتھ مائل ہے۔ اس لیے باپ چاہتا ہے کہ کوئی اُن کی طرف سے اُس سے بات کرے۔ تو پھر یہ وکیل کس طرح رد کیا جاسکتا ہے؟

تیسری بات، اس تاثیر کا ثبوت خود وکیل کی ذات سے بھی ملتا ہے۔ وہ عظیم سردار کاہن ہے (ملاحظہ کریں عبرانیوں ۱۰:۲۱، ۴:۱۴)۔ وہ اپنی شخصیت میں عظیم ہے، کیونکہ وہ باپ کے ساتھ متحد فی الماہیت ہے، اور اس کے اور باپ کے درمیان دوستی بھی عظیم ہے۔ "باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے" (یوحنا ۵:۲۰)۔ مکمل رضامندی اور مکمل خوشی کے ساتھ اس نے ضامن بننے کا عہد کیا۔ ایک حلف کے ذریعے اسے اس کے کاہنانہ عہدے کے لیے مقرر کیا گیا اور اس نے باپ کے حکم کے ہر کام میں اطاعت کی، یہاں تک کہ صلیب پر موت تک۔ باپ خود کہتا ہے، " مُجھ سے مانگ اور میں قَوموں کو تیری میراث کے لئے اور زمین کے اِنتہائی حِصّے تیری مِلکیّت کے لئے تُجھے بخشُوں گا" (زبور ۲:۸)۔ تو پھر ایسا شفیع کس طرح رد ہو سکتا ہے؟ اب ان سب باتوں پر ایک

ساتھ غور کریں۔ ایک ایسے سردار کاہن کے طور پر، جو خداوند خود ہے اور جس نے نجات کے عہد میں ایک فریق کے طور پر ہر چیز میں رضامندی اور اطاعت سے خود کو پیش کیا، اس کی نمائندگی سب سے راستبازانہ سبب کے طور پر ہوتی ہے، جسے وہ اپنے دُکھوں اور موت کے ذریعے ثابت کر سکتا ہے اور شریعت کی اطاعت سے بھی اپنی حقانیت ظاہر کر سکتا ہے۔ یہ سب کچھ کرتے ہوئے وہ اپنے برگزیدوں کے حق میں دعا کرتا ہے، رحیم اور مہربان باپ کے حضور اپنے محبوب بچوں اور وارثوں کے لیے۔ انہی وجوہات کی بناء پر، اس کی شفاعت انتہائی مؤثر ہے۔ لہذا یہ یقینی ہے کہ اُس کی دعا قبول ہو گی اور معاملہ اس کے بچوں کے حق میں ہو گا۔ جی ہاں، اگر زمین پر ہوتے ہوئے ہمیشہ مسیح کی دُعا سنی جاتی تھی (یوحنا ۱۱: ۴۱۔۴۲)، تو آسمان پر ہونے کے بعد اُس کی ہر درخواست ضرور قبول کی جائے گی۔

۱۔ ولہلمیس اے بریکل (۱۶۳۵۔۱۷۱۱) سترہویں صدی میں ولندیزی اصلاحی علمِ الٰہی کے ماہر اور نیدرلینڈ میں آنے والی اصلاح دوسرے دور کے زبردست نمائندے تھے۔ مندرجہ بالا آرٹیکل ان کی شہرۂ آفاق تصنیف "The Christian's Reasonable Service" کی جلد اول سے ماخوذ ہے۔